

# عید الاضحیٰ کا تحفہ

مع  
فضائل و مسائل قربانی

استاذ العلماء  
حضرت علامہ ابو احمد محمد صادق القادری مدظلہ  
ایم اے اسلامیات عربی و اردو عربی آنر آف ڈیڑہ اسماعیل خان

والضحیٰ پبلی کیشنز

داتا دربار مارکیٹ لاہور۔ پاکستان  
0300-7259263, 0315-4959263



## فہرست

1	ابتدائیہ	1
4	ذوالحجہ کے فضائل	2
6	قربانی کی تعریف و مقصد	3
8	قربانی کے فضائل	4
12	وجوب قربانی میں فقہاء کا اختلاف	5
16	قربانی کس پر واجب ہے؟	6
24	قربانی کی اقسام و مسائل	7
34	عیب دار جانوروں کی قربانی کا حکم	8
36	بھینس کی قربانی	9
37	قربانی کے جانوروں کی مقررہ عمریں	1
41	قربانی اور عقیقہ	11
43	جانور ذبح کرنے کے چند ضروری مسائل	12
49	کیا اونچھڑی کھانا گناہ ہے؟	13
50	قربانی کا طریقہ، سنتیں اور آداب	14
52	قربانی کا مصرف اور کھال و گوشت کے مسائل	15
55	نماز عید کا طریقہ	16
57	تکبیرات تشریق	17
59	عید الضحیٰ کا خطبہ	18
63	متمرق مسائل	19
67	اختتامیہ	20
68	مناجاتِ رضا	21

## جملہ حقوق بہ حق ناشر محفوظ ہیں

کتاب	عید الضحیٰ کا تحفہ
مصنف	استاذ العلماء حضرت علامہ ابو احمد محمد صادق القادری مدظلہ
کمپوزنگ	ایمان گرافکس
سرورق	اے، ڈی گرافکس
ناشر	والضحیٰ پبلی کیشنز، داتا دربار مارکیٹ، لاہور
لیگل ایڈوائزر	محمد صدیق الحسنات ڈوگر؛ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ
تاریخ اشاعت	ذی القعدہ 1434ھ / اکتوبر 2013ء
تعداد	1100
قیمت	70 روپے

## ملنے کے پتے

مکتبہ فیضانِ مدینہ؛ مدینہ ٹاؤن، فیصل آباد 0346-6021452، 0312-6561574

مکتبہ نور یہ رضویہ پبلی کیشنز؛ فیصل آباد، لاہور	دار الاسلام؛ داتا دربار مارکیٹ، لاہور
مکتبہ فیضانِ مدینہ بھکر۔ اوکاڑہ۔ لالہ موسیٰ جہلم	انوار الاسلام؛ چشتیاں، بہاول نگر
مکتبہ غوثیہ ہول سیل؛ کراچی	رضا بک شاپ؛ گجرات
اسلامک بک کارپوریشن؛ راول پنڈی	مکتبہ شمس و قمر؛ بھائی چوک، لاہور
مکتبہ قادریہ؛ لاہور، گجرات، کراچی، گوجران والا	مکتبہ اہل سنت؛ فیصل آباد، لاہور
مکتبہ امام احمد رضا؛ لاہور، راول پنڈی	مکتبہ فیضانِ غوث، میرپور
جغیری بک شاپ؛ گنج بخش روڈ، لاہور	ضیاء القرآن پبلی کیشنز؛ لاہور، کراچی
احمد بک کارپوریشن؛ راول پنڈی	مکتبہ برکات المدینہ؛ کراچی
مکتبہ درس نظامی؛ پاک چمن شریف	علامہ فضل حق پبلی کیشنز؛ لاہور



## مؤلف کا تعارف

(جگر گوشہ حضرت سلطان باجوڑ محمد عاشق سلطان القادری) استاذہ سائنس و محمد صادق القادری صاحب ہمارے دوست اور بھائی ہیں۔ درس منطقی کے سینئر مدرس۔ استاذ اکبریت اور بہترین فاضل خطیب ہونے کے ساتھ ساتھ ایک قادر الکلام شاعر بھی ہیں لیکن ان کا اصل میلان درس و تدریس ہے۔

ڈیرہ اسماعیل خان (صوبہ خیبر پختونخوا) میں پیدا ہوئے میر کی تک بہن تنہا حاصل کی مائتہ و التھریبر کلاس میں سکول کو ٹاپ کیا۔ میٹرک کے بعد نورانی دار العلوم ڈیرہ اسماعیل خان میں قاری احمد نواز مرحوم سے جفتہ قرآن کیا۔ پھر جامعہ المدینہ لکھنؤ میں درس منطقی کیسے تشریف لے گئے اور جامعہ کی تمارت میں اولین فارغ التحصیل ہونے والے علم اور فضلہ کی صف میں ممتاز معاشرف پوزیشن کیا تھا درس منطقی میں مکمل کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔ عربی فاضل میں ڈیرہ پور ڈیوٹی کو ٹاپ کیا۔ انگلش ڈیپلومہ پورہ پورہ ہیں۔ اب پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے اردو بھی مکمل کر چکے ہیں۔

عقائد فیض احمد ایسی بیاد پور کی غیر الرحمہ سے کراچی میں دورہ تفسیر القرآن مکمل کیا اور اختتام پیر رئیس التجار علیہ السلام در کا مرحوم (صنف والے کے دست مبارک سے خصوصی انعام جانی کب

علاء شمس المصطفیٰ معصی آف حضرت سے کراچی میں ہی دروہ حدیث میں نجب رکی پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ فیصل آباد میں حضرت محدث اعظم پاکستان کے شاگرد رشید شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالرشید صحرانی (کتب الطہارۃ) کا ایک سبق بطور معمول برکت پڑھنے کا شرف بھی حاصل کیا۔

علم و سادات کرام سے خاص عقیدت رکھتے ہیں جو نہ صرف لادری و ادبی فزون والے ہیں۔ امت مسلمہ کے اجتماعی مسائل، خدمت خلق اور ملک و قوم سے محبت کا درس دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہمیشہ اپنی رحمت کے ساتھ میں رکھے آمین۔

مجلس المدینۃ العلمیۃ سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین گزشتہ مہینہ

پرنسپل :- عزیزہ ملک سکول ڈیرہ اسماعیل خان  
(جمہور شریف) سرحد پاکستان

1.

الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ وَالصَّلَاةُ  
وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَعَلَى آلِهِ  
وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ  
الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## ابتدائی

پہلے اسے ضرور پڑھ لیجئے۔

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٌ (الحدیث)

علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔

اس حدیث پاک کی شرح میں علماء کرام فرماتے ہیں کہ جو چیزیں فرض

یا واجب ہیں ان کے متعلق مسائل سیکھنا بھی فرض یا واجب ہے مثلاً

نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، قربانی وغیرہ لہذا جن مسلمانوں پر قربانی واجب

ہو ان پر اس کے مسائل سیکھنا بھی واجب ہے۔ اس ضرورت کو

پورا کرنے کے لئے قربانی کے ضروری مسائل کو مختصراً آسان انداز میں پیش کرنے

کی کوشش کی ہے۔ قربانی رضائے الہی کے حصول کا ذریعہ ہے قربانی

سنت ابراہیمی کی یادگار ہے۔ قربانی اسلام کی نشانی ہے۔ بموجب حقیقی اللہ دہ



لا شریک کا پاک نام لے کر اس کی بزرگی اور بڑائی بیان کرتے ہوئے  
 اس کی نام پر ذبح کرنا اس کے لئے خون بہانا مشرکین اور ان کے  
 جھوٹے معبودوں کا رد ہے۔ قربانی شرک کی تباہی اور توحید کے  
 دوام و بقا پر دلیل ہے، قربانی دین کا شعار ہے، شرک کے مٹنے کی عظیم  
 یادگار ہے۔ دور جاہلیت میں شرک کے اندھیروں میں بھٹکنے والے  
 بتوں کو سجدہ کرتے تھے، بتوں سے دعائیں کرتے، بتوں کی بڑائی  
 بیان کرتے ہوئے ان کی عبادت کرتے، بتوں کو جان کا مالک سمجھتے  
 بتوں سے مدد مانگتے، بتوں کے نام پر جانور ذبح کرتے تھے۔ الغرض  
 مالی عبادات، بدنی، قولی عبادات سب بتوں کیلئے مخصوص تھیں۔  
 دین اسلام کا اجالا ہوا تو شرک کو زنج دین سے اکھاڑ کر رکھ دیا اور  
 مومن کی یہ شان بیان کی **قُلْ اِنْ صَلَوَاتِي وَنُسُكِي وَنُفْيَايَ وَ**  
**نَهَاتِي بِدِينِ رَبِّي اَلْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ** (پ) (انعام)  
 ترجمہ: ”آپ کہہ دیجئے کہ میری غاڑ و قربانی اور موت و حیات سب اللہ کیلئے ہے جو  
 سارے جہانوں کا رب ہے۔“ (سورۃ الانعام آیت 163)  
 اور ہر مسلمان نماز پنجگانہ میں کئی بار اعلان و اقرار کرتا  
 ہے **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ** یعنی میری تمام قربانی  
 بدنی اور مالی عبادات سب اللہ ہی کیلئے ہیں۔  
 حکم ربانی ہمارا :-

3  
**فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ** اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اسی کے  
 لئے قربانی کرو **وَاتِمُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ** حج ہر یا عمرہ اُسے اللہ ہی  
 کے لئے مکمل کرو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی عبادات کے ظاہری و باطنی  
 تقاضوں کو پورا کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔  
 آمین۔

اس کتاب میں کیا ہے؟ آپ کو ٹیپہ کر اندازہ ہوگا اور اللہ  
 آپ کا ایمان تازہ ہوگا کوئی غلطی پائیں تو نشاندہی و اطلاع کر کے  
 اصلاح فرمائیں اور اجر عظیم کھائیں۔

رب غنی و قادر کا عبد فقیر و عاجز

محمد صادق القادر کی ڈیرو کی

خادم و خطیب

جامع مسجد بہار مدینہ - بازار ۳ - گلی ۸ - رضا آباد

فیصل آباد -

رابطہ نمبر 0322 6375312



4  
 ذوالحجہ (مہینہ حج) کے فضائل  
 قرآن پاک میں فرمایا  
 وَالْفَجْرِ  
 وَلَيَالٍ عَشْرٍ  
 (پہ۔ سورۃ الفجر)

ترجمہ: قسم صبح کی اور دس راتوں کی قسم۔  
 ان آیات میں صبح سے یکم ذوالحجہ کی صبح یا عید الاضحیٰ کی صبح مراد  
 ہے۔ اور دس راتوں سے ذوالحجہ کی پہلی دس راتیں مراد ہیں۔ ان  
 کی تفسیر میں اور بھی اقوال ہیں۔

احادیث کرامہ میں بھی ذوالحجہ کے مہینے کی اور خصوصاً اس کے  
 پہلے دس دنوں کی بہت سی فضیلتیں وارد ہوئیں ہیں۔ حصول برکت کے  
 لیے چند احادیث من حفظہ ہوں۔

حدیث 1: مَا مِنْ أَيَّامٍ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ أَنْ تَتَعَبَّدَ  
 لَهُ فِيهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِنْهَا صِيَامَ سَنَةٍ وَقِيَامُ كُلِّ  
 لَيْلَةٍ مِنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ (ترمذی - ابواب الصیام)  
 ترجمہ:۔ ماہ ذوالحجہ کے ابتدائی دس دنوں میں کی جانے والی نیکی و عبادت  
 اللہ تعالیٰ کو باقی تمام دنوں کی عبادت سے زیادہ پسند ہے

5  
 اس مہینے کے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے  
 اور ہر رات کا قیام شب قیام کے برابر ہے (ترمذی - ابواب الصیام)  
 اس مہینوں کی احادیث بخاری میں بھی ہیں جن میں ان دس  
 دنوں کی عبادت کو جہد سے بھی افضل و محبوب قرار دیا گیا ہے۔

(دیکھئے بخاری ج 1 ص 333)  
 (ذوالحجہ کا روزہ دو سال کے گناہ مٹاتے۔)  
 حدیث 2:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذوالحجہ کا روزہ  
 ہزار روزوں کے برابر ہے۔

(شعب الایمان ج 3)

مگر حاجی کے لیے عرفات میں نماز ذوالحجہ کا روزہ منع ہے  
 یعنی مکروہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔

(دیکھئے صحیح ابن خزیمرہ ج 3 ص 292)

حدیث 3:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اللہ سے امید ہے کہ عرفہ (ذوالحجہ)  
 کا روزہ ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہ مٹا دیتا ہے



(مسلم شریف ص 590 حدیث 196)  
 عمل راتے ہیں کہ ایک سال بعد کے گناہ مٹنے سے  
 سراد اجر و ثواب ہے یا اس کی برکت سے اللہ عزوجل گناہوں سے  
 بچائے رکھے گا۔

## برکت و قبولیت دعا کی 5 راتیں

حدیث :-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پانچ راتیں ایسی ہیں جن میں  
 دعا رد نہیں کی جاتی۔ یعنی قبول ہوتی ہے۔

- 1۔ رجب کی پہلی رات 2۔ ہنزلہ شعبان کی رات 3۔ عید الفطر کی رات
- 4۔ جمرات اور جمعہ کی درمیانی رات 5۔ عید الاضحیٰ کی رات

(الحج ص 241)

قرآنی کی تعریف اور مقصد قربانی :-

شرعیہ کی طرف سے چند مخصوص کیے گئے جائزوں میں سے کسی جائزہ کا تقرر

کمرہ وقت کے اندر اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے نیت کیا تحفہ فرما کر قربانی  
 کہہ دیتا ہے۔

قربانی واجب ہونے کیلئے کچھ شرائط ہیں  
 ہر کام کی طرح قربانی میں بھی بندہ مومن کا مقصد عرف مالک و مولیٰ کی رضا و  
 خوشنودی اور اس کا قرب ہوتا ہے۔

سورۃ الحج میں ارشاد فرماتا ہے  
 لَنْ يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤها وَلَكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنْكُمْ  
 ترجمہ :- اللہ کو برگزینان (قربانوں) کے گوشت پہنچے ہیں نہ ان کے  
 خون یاں تمہاری پرہیزگار کی اس عزوجل تک بار یا ب ہوتی ہے  
 (سورۃ الحج پ 17 آیت 37)



## قربانی کے فضائل

حدیث ۱:

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَمِلَ آدَمِيُّ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّمْرِ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِنْ إِفْهَاقِ الدَّمِ إِنَّهُ لَيَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُونِهَا وَأَشْعَارِهَا وَأُظْلَافِهَا وَإِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللَّهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ أَنْ يَقَعُ فِي الْأَرْضِ فَطَيَّبُوا بِمَا نَفْسًا (الحديث)

(ابن ماجہ - ترمذی)

ترجمہ: ”اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قربانی کے دن آدم کا کھونٹا اللہ کے نزدیک قربانی سے زیادہ پیارا نہیں۔ اور وہ جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں کی آٹھ آٹے گا۔ اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ کے نزدیک قبولیت کے مقام کو پہنچ جاتا ہے۔ لہذا قربانی دل کی خوشی سے کمروں“

حدیث ۲:

مَا أَفْقَسَ الْوَرَقُ فِي شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ نَحْرِ نَحْرٍ فِي يَوْمٍ عَصِيدٍ -

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ درابم (پیسے) جو عید کے دن قربانی کیلئے خرچ کئے جائیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ محبوب ہیں۔

(طبرانی کبیر ج ۱۱)

حدیث ۳:

حدیث شریفہ کاغذوں پر قربانی کرنے والے کیلئے جانور کے ہر بال اور اُون کے ہر بال کے برے (مومن) نیکی ہے۔

(بیہقی جلد ۹)

حدیث ۴:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے غرض بولی سے طایب ثواب ہو کر قربانی کی وہ آتش جہنم سے حجاب (دروک) ہو جائیگی۔

(العجم الکبیر)



قراں پاک سے قربانی کے درجہ کا ثبوت  
اللہ تعالیٰ نے سداً ان پاک میں ارشاد فرمایا فَصَلِّ لِرَبِّكَ

وَائْتَمِرْ (الکوثر)

ترجمہ کنزالایمان :- تو تم اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو

اہم رازی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں

إِسْتَدَلَّتِ الْحَنْفِيَّةُ عَلَى وَجُوبِ الْأُضْحِيَّةِ  
بِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَمَرَ بِالْتَّحَرُّ

احناف اس آیت سے دلیل لائے ہیں کہ قربانی

واجب ہے فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَائْتَمِرْ  
کے سداً کی معنی میں علماء کا اختلاف ہے

(تفسیر کبیر از اہم رازی)

یعنی لفظ فَصَلِّ سے کوئی نماز مراد ہے اور لفظ وَائْتَمِرْ

سے قربانی کرنا مراد ہے یا کچھ اور؟ اس میں علماء کا اختلاف ہے

اہم رازی لکھتے ہیں کہ وَالْأَقْرَبُ الْقَوْلُ الْأَوَّلُ

بہا قول قریب ترین ہے یعنی یہ مراد لینا زیادہ مشہور و مناسب

ہے کہ رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی بھی صرف اپنے رب کیلئے ہی کرو

فَصَلِّ سے مطلقاً نماز مراد ہے اور غرض سے قربانی مراد ہے

(تفسیر کبیر)

اہم رازی کا مزید لکھتے ہیں قَالَ الْأَكْثَرُونَ حَقْلَهُ عَلَى نَحْرِ  
الْبُذْنِ أَوْ لِي بَوَاحٍ

اکثر مفسرین کا قول یہ ہے کہ وا نحر سے مراد قربانی ہے

اور یہ معنی باقی قربانی سے ادنیٰ ہے اور اس کے

ادنیٰ ہونے کی پانچ دہر بات بھی نقل فرمائیں

تفسیر حازن میں ہے :

”لوگ غیر اللہ کی نماز پڑھتے تھے اور غیر اللہ کے نام کی

قربانی کرتے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاص

رب کے لئے نماز پڑھنے اور رب کے حضور بانیست تقرب

قربانی کرنے کا حکم دیا“ (خازن)

بعض لوگ اس مناسطے میں ڈالتے ہیں

کہ وَائْتَمِرْ سے ایسنے پر ہا تھا باندھنا مراد

ہے حالانکہ بات تحقیق کے خلاف ہے



(ابن ماجہ، عینی شرح بخاری) از علامہ عینی

2: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ بِالْمَدِينَةِ عَشْرِينَ لُصْنِي (ترمذی)

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ (از علامہ ملا علی قاری)

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس سال مدینہ میں قیام فرمایا اور قربانی کرتے رہے“

3: حضرت جناب بن عبداللہ بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النُّحْرِ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيَحْذَ مَكَانَهَا الْأُخْرَى وَ (بخاری و مسلم)

”حضرت جناب بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں قربانی کے دن بارگاہ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر تھا آپ نے فرمایا جس نے نماز عید پڑھنے سے پہلے قربانی کا جانور ذبح کر لیا وہ اس کی جگہ دوسری قربانی دے اور جس نے (نماز عید سے قبل) ذبح نہیں کیا تو وہ ذبح کرے“

ملا علی قاری رحمۃ اللہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں

اس سے معلوم ہوا کہ اعادہ کرنے (دوسری قربانی کرنے) کا حکم ہے

اور شریعت میں وجوب کے سوا کسی اور چیز کے اعادہ کرنے کا امر معبر نہیں

1: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَنْ كَانَ لَهُ سَعَةٌ وَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْبَلُ بَيْتَ مُصَلَّى نَا (ابن ماجہ)

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو گنجلش ہو (یعنی غنی ہو) اور اس نے قربانی نہیں کی وہ ہرگز ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے“

اس نے قربانی نہیں کی وہ ہرگز ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے“

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو گنجلش ہو (یعنی غنی ہو) اور اس نے قربانی نہیں کی وہ ہرگز ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے“

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو گنجلش ہو (یعنی غنی ہو) اور اس نے قربانی نہیں کی وہ ہرگز ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے“

## قربانی کے حکم میں فقہاء کا اختلاف

اکثر ائمہ مفسرین اس بات پر متفق ہیں کہ اللہ عزوجل کے

فرمان ”وَ انْحَر“ سے مراد قربانی کرنا ہے اور لفظ ”وَ انْحَر“ صرف

سے امر ہے اور امر عمومًا وجوب پر دلالت کرتا ہے اس لیے اکثر مفسرین

مکرم نے فرمایا کہ اس آیت مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے کہ قربانی واجب

ہے۔ اکثر نے لفظ ”وَ انْحَر“ کے معنی ”قربانی“ کو ترجیح دی ہے

یہی احناف کا موقف ہے۔

امام آلہ ائمہ سراج الائمہ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ

عنه کی تحقیق کے مطابق قربانی واجب ہے۔ جبکہ امام شافعی، امام احمد

و چند دیگر ائمہ مکرم کے نزدیک قربانی سنت ہے۔

## احادیث مبارکہ سے قربانی کے واجب ہونے کا ثبوت

1: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَنْ كَانَ لَهُ سَعَةٌ وَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْبَلُ بَيْتَ مُصَلَّى نَا (ابن ماجہ)

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو گنجلش ہو (یعنی غنی ہو) اور اس نے قربانی نہیں کی وہ ہرگز ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے“

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو گنجلش ہو (یعنی غنی ہو) اور اس نے قربانی نہیں کی وہ ہرگز ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے“

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو گنجلش ہو (یعنی غنی ہو) اور اس نے قربانی نہیں کی وہ ہرگز ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے“

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو گنجلش ہو (یعنی غنی ہو) اور اس نے قربانی نہیں کی وہ ہرگز ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے“

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو گنجلش ہو (یعنی غنی ہو) اور اس نے قربانی نہیں کی وہ ہرگز ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے“

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو گنجلش ہو (یعنی غنی ہو) اور اس نے قربانی نہیں کی وہ ہرگز ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے“



## حشیش

حدیث ام سلمہ رضی اللہ عنہا میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ”جو قربانی کرنا چاہے“ یہ فرمان قربانی کے سنت ہمرنے پر دلالت کرتا ہے لہذا معلوم ہوا کہ قربانی کرنا واجب نہیں بلکہ سنت ہے عن ابی سلمۃ قالت قال رسول اللہ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَارَادَ بَعْضُكُمْ أَنْ يُضْحِيَ فَلَا يُضْحِ (مسلم جلد دوم ص ۶۰) مَنِ سَخَّيْهِ ..... اِنْ اٰخِرُ الْحَدِيثِ -

ترجمہ ”جب ماہ ذوالحجہ کا عشرہ اول داخل ہو اور تم میں سے کوئی قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ نہ بال کٹوائے نہ ناخن ترش کرے“

## نسیہ کا ہوا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ”جو قربانی کرنا چاہے“ قربانی کے واجب ہمرنے کی نفی پر دلالت کرتا ہے کیونکہ ”ارادہ“ تمام فرائض کے لئے شرط ہے لہذا فرائض و واجبات میں بھی اس لفظ کا استعمال ہوا ہے۔ جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے ”

مَنْ ارَادَ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ جو جمعہ کی نماز پڑھنا چاہے وہ غسل کرے“ تو کیا جمعہ کی نماز پڑھنا سنت ہے؟

(خلاصہ کلام اور امام اعظم کا فتویٰ)

علماء کرام کا قربانی کے حکم میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک قربانی واجب بعض کے نزدیک فرض، بعض کے نزدیک سنت مؤکدہ اور بعض کے نزدیک مستحب معنی سنت مستحبہ ہے۔

امام اعظم سیدنا ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کی تحقیق کے مطابق قربانی واجب عملی ہے (جبکہ شرط پائی جائیں) اس کا انکار کرنے والا کافر نہیں اور تارک قربانی ناسق ہے

(دیکھیے فتاویٰ قاضی خان و فتاویٰ سراجیہ وغیرہ)

۱ واجب اعتقادی نہیں ہے بلکہ تاویل قربانی کو ترک کرنا ناجائز ہے۔



## 16 قربانی کس پر واجب ہے

قربانی واجب ہونے کی چار شرطیں ہیں جس شخص کے اندر یہ شرائط پائی جائیں اس پر قربانی واجب ہے۔ خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہو۔ شرائط مندرجہ ذیل ہیں۔ مسلمان ہونا۔ عقیقہ ہونا۔ مالکِ نصاب ہونا۔ بالغ ہونا۔  
(1) مسلمان ہونا:-

(2) غیر مسلم یا مرتد پر قربانی واجب نہیں ہے۔  
(2) مقیم ہونا:-

جو شرعاً مسافر ہو اس پر بھی قربانی واجب نہیں بلکہ وہ کی تحقیق کے ملکِ بقا شرعی مسافر وہ ہے جو اپنے شہر کی حدود سے تقریباً ساڑھے ستادین میل یعنی بالترے کلومیٹر دور جانے کے ارادے سے نکل گئی ہو اور پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت کی ہو۔ ہاں مسافر قربانی کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔ منع نہیں بلکہ ثواب عظیم ہے۔

نوٹ:-

جو حج کرنے والے اگر مسافروں میں ان پر بھی قربانی واجب نہیں ہے۔

## 17 (3) مالکِ نصاب ہونا:-

جس کے پاس بادن ترے چاند کا ہر وہ مالکِ نصاب (صاحبِ نصاب ہے) اسی طرح جس کے پاس اتنی چاند کی مالیت ہو یا مالی تجارت اتنی مالیت کا ہو جو ضروریاتِ زندگی سے بڑھ کر ہو وہ بھی مالکِ نصاب ہے۔ قربانی صرف غنی کے لیے واجب ہے جبکہ زکوٰۃ واجب ہونے کے لیے نصاب اور بے تغصیل کیلئے دیکھئے کتب فقہ۔

قرض ادا کرنے کے بعد ذکر کردہ نصاب باقی نہ رہے تو صاحبِ نصاب نہ رہے گا۔

## قرض کی اقسام:-

قرض (دین) کی مندرجہ ذیل دو اقسام ہیں۔  
(i) اللہ کا دین (ii) بندوں کا دین  
اللہ کا دین:-

جو کسی بندے پر سابقہ سالوں کی زکوٰۃ یا قربانی یا کسی قسم کے کفارہ کی صورت میں ہو۔

بندوں کا دین:- لوگوں کے واجبات جو اس کے ذمہ ہوں مثلاً



کسی سے رقم ادھار لی یا کوئی چیز خریدی تھی اور اس کی قیمت  
ابھی ادا کرنی ہو وغیرہ۔  
(4) بالغ ہونا:-

نابالغ پر قربانی واجب نہیں۔ اگرچہ وہ صاحب نصاب  
ہی کیوں نہ ہو۔ ہاں اگر عمر پندرہ سال ہو گئی تو شرعاً بالغ تصور ہوگا۔  
خواہ مرد ہو یا عورت خواہ ابھی تک بلوغت کی کوئی علامت  
ظاہر ہو ہوئی ہو یا نہ ہو گئی ہو۔

### نکاح

مالک نصاب کو صاحب نصاب یا غنی کہتے ہیں اور جو مالک نصاب  
نہ ہو اسے شرعی فقیر کہتے ہیں۔  
ضروریات زندگی کی وضاحت:-

وہ اشیاء جن کی عمر ما انسان کو ضرورت ہوتی ہے۔  
اور ان کے بغیر گزاراقتات میں شدید دشواری ہوتی ہے۔  
مثلاً رہنے کا گھر پہننے کے کپڑے۔ سوار کا علم دین کے متعلق  
کتابیں اور ہر پیشہ ور شخص کے اس کے متعلق اوزار وغیرہ۔  
(بہار شریعت)

### تبادل غور:-

سب کو چاہیے کہ اپنے اپنے گھروں میں غور نظر دوڑالیں  
کہ ضروریات زندگی سے زائد چیزیں اگر ہیں۔ اور ان کی مالیت  
نصاب تک پہنچ جائے تو قربانی واجب ہے اور اگر ان  
چیزوں کے علاوہ ہی صاحب نصاب ہے تو قربانی پہلے ہی سے  
واجب ہے۔

لہذا اگر کسی کے گھر میں غنیہ خصوصاً اشیاء  
میں سے مال کے طور پر۔ ڈیکوریشن سامان اور  
خصوصاً مسافر ضروریات سے زیادہ مکانات، خالی پلاٹ، مینسٹریاں  
پینٹنگز، کھیل کود کا سامان وغیرہ سب زندگی کی  
ضروریات سے زائد ہیں۔ یہ ضروریات زندگی میں شامل نہیں۔  
قربانی واجب ہونے کا سبب

قربانی واجب ہونے کا سبب وقت ہے۔ وقت  
سے پہلے قربانی کر ڈالی تو واجب ادا نہ ہوگا۔ قربانی کا وقت 10  
ذی الحجہ کی صبح صادق سے لیکر 12 ذی الحجہ کے غروب آفتاب تک  
دین دن اور دروہ راتیں) ہے۔



مسئلہ :- مالک نصیب نے قربانی کی منت مانی تو اس کے ذمے دو قربانیاں واجب ہر گز نہیں ایک وہ جو غنی پر واجب ہوتی ہے اور ایک منت کی وجہ سے نیز جتنی قربانیوں کی منت مانی سب واجب ہیں (در مختار، ردالمحتار)

مسئلہ :- اگر کسی پر قربانی واجب ہے اور اس وقت اس کے پاس رقم نہیں ہے تو قرض لے کر یا کوئی چیز فروخت کر کے قربانی کرے در نہ گنہگار ہے۔

(دیکھیے فتاویٰ امجدیہ وغیرہ کتب فقہ)

مسئلہ :- قربانی کرنے والے کا یکم ذی الحج تک قربانی ہر چکنے تک ناخن نہ کاٹنا، حجامت نہ کرنا بہتر و مستحب ہے، لازم نہیں۔  
نوٹ :- یاد رہے کہ چالیس دن کے اندر اندر ناخن تراشنا بغلوں اور ناف کے نیچے کے بال صاف کرنا ضروری ہوتا ہے۔  
چالیس دن سے زیادہ تاخیر گناہ ہے۔

لہذا اس بات کا خیال رکھے کہ ایک مستحب کام پچھلے چالیس دن سے زیادہ تاخیر کر کے گناہ کا مرتکب نہ ہو جائے۔

مسئلہ :- نابالغ کی طرف اگرچہ قربانی واجب نہیں مگر کر دینا

بہتر ہے اور اس سے اس کی اجازت لینا بھی ضروری نہیں۔  
مسئلہ :- وحشی جانور کی قربانی جائز نہیں جیسے بیل گائے، جھلی بکرا اس کی طرح خنثی جانور (جس میں نہ مادہ دونوں کی علامات ہوں) کی قربانی بھی ناجائز ہے۔

مسئلہ :- چونکہ پاکستان میں قبلہ مغرب کی طرف ہے لہذا جانور کا سر جنوب کی طرف ہوتا چاہیے تاکہ جانور اٹے پہلے لیٹا ہو اور جانور کی پیٹھ مشرق کی طرف ہو تاکہ اس کا منہ قبلہ کی طرف ہو جائے۔

مسئلہ :- میت کی طرف سے قربانی کی حالت مکہ میت نے

اس قربانی کی وصیت نہ کی تھی، تو اب اس قربانی کرنے والے کا اپنا واجب بھی ادا ہو جائے گا یا نہیں؟ اس کا اختلاف ہے۔  
ہاں یہ قربانی اس کے ملک میں ہوگی اس میں سے خود بھی کھ سکتا ہے۔ اور غنی و فقیر سب کر کھ سکتا ہے۔  
(فتاویٰ شاہی و فتاویٰ قاضی خان میں اس مسئلہ کی مراحات و مضاحت ملاحظہ ہو)

مسئلہ :- زرع کے وقت نیکلنے والا خرمن دم مسفور ناپاک ہے۔  
گر بر بھی ناپاک ہے لہذا بکریں، بکریں، وغیرہ کسی چیز پر گر جائے تو اسے

بے نیتہ کات منی خال محبت الیگری 3 ص 352 مطبوعہ رشیدیہ سرگرمی کوثر  
فقیر کا موقف یہی ہے کہ بے نیتہ میت اگر کسی نے میت کی طرف سے قربانی کر دی تو قربانی کو قربانی کا ایسا واجب بھی ماقبلہ ہو جاتا ہے۔ واللہ اعلم  
جیسا کہ بغیر کی طرف سے حج کو قربانی کا ایسا فرض بھی ادا ہو جاتا ہے (فتاویٰ زبیری)  
مگر چونکہ علماء کہ اس میں کلام ہے لہذا فقہ اپنے واجب کراد کرنے کی نیت سے ہی قربانی کرے۔



پاک کیا جائے۔

مسئلہ :- مصیت کی طرف سے کی جانے والی قربانی جو مصیت کی مصیت سے لگی قربانی کا تمام گزشتہ فقرا اور ساکین کو صدقہ کرنا واجب ہے۔ نہ ضرر رکھ سکتا ہے نہ کسی غنی کو دے سکتا ہے۔

مسئلہ :- کسی ادارے کے لئے چندہ دیا گیا۔ اب اس چندے کی رقم سے اجتماعی قربانی کے لئے نیچنے کے واسطے جائز خرچہ کرنا یا چندے کی رقم منے کا روبرو کرنا جائز نہیں اگرچہ نیک مقصد کیلئے ہی کیوں نہ ہو۔

ایسا کرنا چاہیں تو ہر چندہ دینے والے سے

صاف الفت ظ میں اجازت لینا ضروری ہے۔

مسئلہ :- ذبح کرنے کے بعد اس جائزہ کا سارا گزشتہ ایک ایسے بالغ مسلمان کو بیہ کردیں کہ جو ان کی قربانی میں شریک نہ ہو۔ اب

وہ اغرازے سے بھی سب میں تقسیم کر سکتا ہے۔  
یراغرازے سے گزشتہ تقسیم کرنے کا ایک حیلہ ہے۔  
ہبیر سے مراد یہ ہے کہ کسی کو تختہ پیش کر کے مالک بنا دینا۔

قربانی کا رکن :-

مخصوص جائزوں میں سے کسی جائزہ کو قربانی کی نیست سے ذبح کرنا قربانی کا رکن ہے۔ مخصوص جائزوں سے مراد وہ جائزہ جن کی قربانی مطلوب و مشروع ہے۔

لہذا کسی پرندے یا وحشی جائزہ مثلاً ہرن - بارہ مگھا - خرگوش وغیرہ کی قربانی کی تردید واجب اور نہ ہوگا۔

اہم مسئلہ

قربانی واجب ہونے کی جو شرائط ہیں ان شرائط کا پورا ہونا وقت کے انفرادی یا جائزہ کی نہیں بلکہ قربانی کے لئے جو وقت لازم ہے۔ اس وقت کے کسی بھی حصے میں شرائط پائی گئیں تو قربانی واجب ہے۔ مثلاً پہلے کافر تھا۔ وقت کے انفرادی مسلمان ہو گیا۔ پہلے مسافر تھا۔ وقت کے انفرادی معقیم ہو گیا۔ پہلے فقیر تھا۔ وقت کے انفرادی مالدار ہو گیا تو قربانی واجب ہے

(عالمگیری)

کون سے دن قربانی کرنا افضل ہے۔

سب سے پہلے دن یعنی دس ذی الحجہ کو قربانی کرنا افضل ہے اگلے بعد دوسرے



دن بھر تیسرے دن  
قربانی کی اقسام :-

قربانی کی تین اقسام میں جو مندرجہ ذیل ہیں :

(i) غریب و مالدار پر واجب :

غریب اور مالدار یعنی فقیر اور غنی دونوں پر واجب ہے اسکی صورت یہ ہے کہ قربانی کی سنت مانی مثلاً یہ کہا کہ اللہ کے لئے مجھ پر بھرا کی قربانی کرنا ہے ۔ یا اس بھرا کی قربانی کرنا ہے ۔

(ii) صرف غنی پر واجب :-

اسکی صورت یہ ہے کہ شریعت میں غنی کو قربانی کرنے کا حکم ہے جو اس پر واجب ہے ۔ اور اس پر واجب ہونے کی کئی حکمتیں ہیں ۔

(iii) صرف فقیر پر واجب :-

اسکی صورت یہ ہے کہ فقیر نے قربانی کے لئے جانور خریدا تو قربانی کی نیت کی تھی تو اس فقیر پر اس جانور کی قربانی واجب ہے ۔

غنی پر تو دیے ہی قربانی واجب تھی جبکہ فقیر نے قربانی کی نیت

سے جانور خریدا تو ایک غیر واجب چیز کو اپنے اوپر خریدا ہی واجب کر لیا ۔ اب پورا کرنا ضروری ہے ۔ جیسے نقل غنا شروع کر دینے کے بعد پورا کرنا ضروری ہے ۔

مسئلہ :- فقیر نے قربانی کی وایم ختم ہونے سے پہلے غنی ہو گیا تو پھر قربانی کرے کہ پہلے قربانی کر کے وہ نقل تھی اب واجب ہے ۔

مسئلہ :- قربانی کے وقت میں قربانی کرنا واجب ہے ۔ کرنی دوسری چیز اس کے قائم مقام نہیں ہو سکتی مثلاً بجائے قربانی کے اس نے جانور یا اسکی قیمت حد قدر کر دی یہ کافی نہیں ۔ ہاں خود قربانی کرنا ضروری نہیں ۔ بلکہ دوسرے کو اجازت دے دیا اس نے کر دیا تو جائز ہے کہ قربانی میں نیت ہو سکتی ہے نماز میں نہیں ہو سکتی ۔

مسئلہ : قربانی دن کے وقت کرنا افضل ہے رات میں بھی ذبح کرنا درست ہے مگر ناپسندیدہ ہے ۔

مسئلہ : شہر میں قربانی کی جائے تو شرط یہ ہے کہ غناز عید ہو چکا ہو البتہ غناز عید سے پہلے شہر میں قربانی نہیں ہو سکتی کہ قربانی کا واجب ادا نہ ہو سکا ۔ البتہ جائزہ حلال ہے ۔ اگر غناز عید ہو چکا مگر ابھی خطبہ نہ ہوا تو قربانی ہو جائیگی مگر ایسا کرنا مکروہ ہے ۔ اگر شہر میں معتد ہو چکا

نہ لیکن اگر اچھی طرح روشنی کا انتظام کر لیا جائے کہ ذبح دھیرہ میں دشواری نہ تو رات میں ذبح کرنا ناپسندیدہ بھی نہیں ۔



غناز عید پر ترپہلی جگہ غناز عید ہو جانے کے بعد قربانی جائز ہے  
(شامی - کتاب الاضحیٰ)

مسئلہ :- دشمن ذی الحجہ کو اگر عید کی غناز نہیں ہوئی تو قربانی کیلئے  
یہ ضروری ہے کہ وقت غناز جاتا رہے۔ یعنی زوال کا وقت آجائے۔  
اب قربانی ہو سکتی ہے۔

ہاں دوسرے یا تیسرے دن گیارہ و بارہ ذی الحجہ  
کو غناز عید سے پہلے بھی قربانی ہو سکتی ہے۔  
(شامی)

مسئلہ :- اگر کسی وجہ سے غناز عید کا اعادہ کرنا پڑے تو  
صرف غناز کا اعادہ کیا جائے گا۔ اس پہلی غناز کے بعد  
کی جانے والی قربانی کا اعادہ نہیں کیا جائے گا۔  
(شامی)

منی میں قربانی کا وقت :- چونکہ منی میں غناز عید نہیں ہوتی لہذا  
جو قربانی کرنا چاہے طلوع صبح صادق کے بعد کر سکتا  
ہے۔

عاجلہ کسی عذر کی وجہ سے پہلے دن غناز عید نہ پڑھی جاسکی ہو۔

## مقصد من پر قربانی :-

جس پر قرضہ ہو اس کے مال سے قرض کی مقدار نکال  
کر اگر نصاب باقی رہے تو قربانی واجب ہے ورنہ نہیں۔  
قربانی کا جائز گم ہو گیا تو؟

مالک نصاب نے قربانی کیلئے جائز خرچہ مراعتھا۔ وہ گم  
ہو گیا اور اس شخص کا مال نصاب سے کم ہو گیا یعنی اس  
کے پاس رقم کم ہے اور قربانی کا دن آگیا تو اس پر یہ ضروری  
نہیں ہے کہ دوسرا جائز خرچہ کر قربانی کرے اور اگر وہ گمشدہ  
جائز قربانی ہی کے دنوں میں مل جائے اور یہ شخص اب بھی صاحب  
نصاب نہیں ہے تو اس پر اس جائز کی قربانی واجب  
نہیں ہے۔

(عالمگیری)

## قربانی کے بجائے مصیبت زدگان کی امداد کرنا؟

قربانی بیع۔ مساجد وغیرہ اسلام کے شائرا اور نشانیاں ہیں اسلام  
کے شائرا کو باقی رکھنا چاہیے۔ اور یہ شائرا انشاء اللہ باقی رہیں گے۔  
قربانی ہر صاحب نصاب پر واجب ہے۔ اور قربانی



کے وجوب پر دلائل موزعہ ہیں۔ لہذا دین کے فرائض و واجبات کو ساقل کرنے کا کسی کو اختیار نہیں اسلئے قربانی کو بانی رکھنا چاہیے اور سیلاب زدگان - زلزلہ زدگان - غرباء و فقرا کی قربانی کے ساتھ ساتھ دیگر فرائض سے بھی اخلاقی و مالی امداد بھی جاری رہنی چاہیے فرائض و واجبات ساقل نہیں ہوتے البتہ مغنی کام جیسے مغنی حج - عمرہ - صدقہ وغیرہ کو موخر کر کے یہ رقم سیلاب زدگان و آفات سماوی و ارضی کے متاثرین پر خرچ کی جاسکتی ہے اور خرچ کرنی چاہیے۔

مالی حیثیت والے لوگ اگر اپنے روزمرہ کے مصارف یا تمیشت میں کمی کر کے بچائی ہوئی رقم ان متاثرین کی مدد پر صرف کریں تو یہ ان کی دینی و اخلاقی ذمہ داری ہے۔ اور اعلیٰ انسانی قدر بھی۔

ارشاد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔  
**خَيْرُ النَّاسِ مَنْ خِشَعُ النَّاسِ**  
 (ابجاء الجبر)

قربانی بھی ضرورت متاثرین کی خدمت کا ایک ذریعہ ہے

مریشی پالنے والے اور ان کی خرید و فروخت کرنے والے قصاب و ذبح کرنے والے۔ چمڑے کے کاروبار سے تعلق رکھنے والے۔ مریشیوں کے چارہ و ضروریات قربانی کا سامان ہسٹا کرنے والے وغیرہ سب لوگوں کو قربانی سے بے شمار فائدہ ملتے ہیں۔

قربانی اسلام کا شعار ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک طریقہ ہے۔ قربانی کا گوشت اور کھال وغیرہ غریبوں اور ناداروں کی مدد کا ایک اہم ذریعہ ہے۔

**آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قربانی**

حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ دو سینڈھوں کی قربانی کرتے ہیں۔ میں نے کہا یہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت کی تھی کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قربانی کروں لہذا میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے قربانی کرتا ہوں۔

(ترمذی)



مسئلہ :- فرست شدہ کٹاف سے قربانی کی اور اس مسیت نے کہہ دیا تھا کہ میری طرف سے قربانی کر دینا تو اس میں سے خرد ز کھاٹے بیکہ سا اگر شت صدقہ کر دے اور اگر مسیت نے نہ کہا تھا تو کھٹا سکتا ہے۔ یعنی خرد بھی کھاٹے اور صدقہ بھی کر دے کل اگر شت صدقہ کرنا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ :- کسی کو کوئی چیز اجرت میں دینا بیچنے ہی کے معنی میں ہے لہذا قربانی کا چٹڑا یا اگر شت یا اس میں کی کوئی چیز مقصوب یا ذبح کرنے والے کو اجرت میں نہیں دے سکتا۔

31  
قربانی کا وقت گزر گیا اور ذرا جب ہمارے کرنے کے باوجود قربانی نہ کی تو کیا حکم ہے کیا اس جانور کو زکوہ صدقہ کر دیا جائے؟

قربانی کیلئے خرد سے ہرے جانور کی قربانی اگر ایام قربانی میں کسی وجہ سے نہ کی تو فقیر کی طرح مالدار بھی بے عیب اس جانور کو زکوہ صدقہ کر دے اور ذبح کر کے صدقہ کرنے کی صورت میں اس کا اگر شت خرد نہ کھاٹے کیونکہ اس جانور کا صدقہ کرنا واجب ہے اور جانور کو ذبح کرنے سے قیمت میں جتنی کمی آئی اتنی رقم صدقہ کرنا ہوگی۔

(تفصیل کیلئے دیکھئے رد المحتار علی الدر المنثور ۹۲)

کیا جو تحفے دن قربانی کے متعلق کوئی روایت ہے؟

جی ہاں مگر یہ روایت اپنی تمام سندوں کی تھو صغیف ہے۔

کسی ایک صحیح یا حسن روایت سے بھی جو تحفے دن کی قربانی ثابت نہیں۔ جمہور کے نزدیک قربانی صرف تین دن ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اَلَا تَخِي يَوْمَئِذٍ بَعْدَ يَوْمِ الْأَضْحَىٰ مَعْنَى تیرے بانی دے دن کے بعد تیرے روز دن قربانی ہوتی ہے۔

(مرفوع امام مالک نے اس سندہ صحیح)



قربانی کے ایام صرف تین چوتھے دن قربانی نہیں  
شمس الائمہ لکھتے ہیں۔ ہمارے نزدیک ایام نحر صرف تین  
ہیں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "ایام نحر صرف تین ہیں  
ان میں پہلا دن افضل ہے" اور جب غیرے دن سورج غروب  
ہو جائے تو پھر اس کے بعد قربانی جائز نہیں کیونکہ یہ قربانی ایام نحر  
کے ساتھ خاص ہے۔ نہ کہ ایام تشریق کے ساتھ۔

(المبسوط جلد ۱۲ بیروت)

مسئلہ:- قربانی کے ایام گزر گئے جبکہ قربانی کا جائز مہینہ کر  
چکا تھا۔ اور قربانی نہ کی اب اس جائزہ کو نہ صدقہ کر دے خواہ  
وہ شخص غنی ہو یا فقیر اگر جائز ذبح کر ڈالے تو سارا گوشت صدقہ  
کرے اور خود اس گوشت میں سے کچھ نہ کھائے اگر جائز بیچ  
ڈالے تو ساری قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔

(عالمگیری)

مسئلہ:- کسی شخص نے یہ وصیت کی کہ اس کی طرف سے  
قربانی کر دیا جائے اور جائز یا قیمت وغیرہ کی کوئی قیمت یا تفصیل  
با وضاحت بیان نہ کی تو قربانی کا کوئی سا بھی جائز مثلاً بکری یا گائے قربانی

کر دینے سے وصیت پوری ہو گئی  
اگر منت مانی اور کوئی جائز مخصوص نہ کیا تو کیا حکم ہے؟  
قربانی کی منت مانی اور یہ مہینہ نہ کیا کہ نہ جائز مثلاً گائے یا بکری قربانی  
کرے گا؟ تو قربانی کا کوئی سا بھی جائز قربانی کر دینا کافی ہے۔ اور اگر بکری  
بھیڑ کی قربانی کی منت مانی تو بڑا جائز اونٹ۔ گائے قربان کر دینے  
سے بھی منت پوری ہو جائیگی۔

خوف :-

قربانی اگر منت کی ہے تو خود اس میں سے کچھ نہ کھائے  
بلکہ سارا گوشت صدقہ کر دے اور اگر کھایا تو جتنا کھایا اسکی قیمت  
صدقہ کر دے۔

(عالمگیری)

غناز عید مکمل ہونے سے پہلے جائز ذبح کر دیا تو اسکا حکم؟  
غناز عید مکمل ہونے سے قبل ذبح کا حکم یہ ہے کہ اگر امام  
نے ابھی سلام نہ پھیرا ہو تو قربانی نہ ہوگی۔ اگر امام نے ایک طرف  
سلام پھیر لیا دوسری طرف باقی تھا کہ جائز ذبح کر دیا تو قربانی ہو گئی۔ بہتر یہ  
ہے کہ امام خطبہ سے فارغ ہو جائے پھر قربانی کی جائے (عالمگیری)



قربانی کا جانور کیسا ہونا چاہیے؟

مثلاً: اگر تمہارا عیب برتر ہے۔ بانی ہر جانے گی مگر مکرر  
ہے۔ اور اگر زیادہ عیب برتر ہے۔ بانی نہیں ہوگی۔

(درخت ر)

مثلاً: جس جانور کے پیدائشی سنگ نہ ہوں اس کی قربانی

جائز ہے۔

مثلاً: جس جانور کے پیدائشی کان نہ ہوں یا ایک کان نہ

ہو اس کی قربانی جائز نہیں ہے

(حائضہ)

مندرجہ ذیل عیوب والے جانور کی قربانی جائز نہیں

1۔ ایسا پاگل جانور جو چست نہ ہو۔

2۔ اتنا کمزور کہ ہڈیوں میں مغز نہ ہو۔

3۔ انحصار جانور

4۔ کانا جانور جس کا کانا پن ظاہر ہو۔

5۔ ایسا بیمار جی بیمار کاظم ہو۔

6۔ ایسا مکرر جو چل کر قربان گاہ تک نہ جاسکے۔

7۔ جس کے کان کا اکثر حصہ کٹا ہو۔

8۔ جس کی دم یا جلی کا اکثر حصہ کٹا ہو۔

9۔ ناک کٹا ہو یا جب زور

10۔ جس کے دانت نہ ہوں۔

11۔ تخمین کٹا ہو یا جانور

12۔ جس جانور کے تخمین سرکہ گئے ہوں۔

13۔ دو تخمینوں والے جانور کا ایک تخمین بھی خشک ہو تو اس کی

قربانی جائز نہیں۔ چار تخمینوں والے جانور کا ایک تخمین خشک ہو

ترتیب بانی جائز ہے مگر مکرر ہے

(عیوب)

جانور میں عیب سے مراد وہ عیب ہے۔ جو

تایمروں کے نزدیک عیب شمار ہوتا ہو اور قیمت میں

کمی کا باعث ہو۔ حقیقی ہونا عیب نہیں ہے۔

نسبت سے حقیقی جانور کی قربانی ثابت ہے۔

(البرادر)

مثلاً: جو بکرا خنہ نہیں ہو تا وہ اکثر پیشاب پینے کا عادی ہوتا



ہے ایسے بکے گوشت سے بدبو زائل ہو گئی تو کھا سکتے ہیں ورنہ مکروہ و ممنوع ہے۔ (بہارِ شریعت)

خصی جانور کی قربانی افضل ہے۔

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قربانی کے دن دو شتر مٹی رنگ کے اور سیٹوں والے خسی مینڈے فرج کئے

(البرہان)

سوال: بھینس اور بھینس کی قربانی جائز ہے یا نہیں؟

بھینس گائے کی قسم سے ہے۔ اسلئے اسکی قربانی جائز ہے۔ پہلے کچھ لوگ اسکی قربانی کا انکار کرتے تھے مگر ان کے مسئلہ کا بھینس

کی قربانی کو جائز مانتے تھے۔ (دیکھیے)

غیر مقلدین کے عالم ثناء اللہ امرتسری کا یہی موقف ہے۔ (فتاویٰ ثنائیہ ج 1)

غیر مقلدین کے عالم مفتی ابراہیم کات کا یہی موقف ہے۔ (فتاویٰ برکاتیرہ ج 34)

غیر مقلدین کے عالم داماد عبدالستار دہلوی کا یہی موقف ہے۔ (فتاویٰ ستارہ ج 32)

ان کے عالم تغیر احسن ملتانی کا یہی موقف ہے۔ (دیکھیے ان کی کتاب بھینس کی قربانی)

ان کے امام نذیر حسین دہلوی کا یہی موقف ہے۔ (فتاویٰ نذیرینہ ج 3)

جانور کی عمر کتنی ہو کر؟

ادنیٰ۔ ارٹن۔

کم از کم پانچ سال کا ہو اس سے کم عمر والے کی قربانی جائز نہیں۔ زائد برآفصل

ہے۔

گائے۔ بیل۔ بھینس۔ بھینسا۔

کم از کم دو سال کی عمر ہو اس سے کم کی قربانی جائز نہیں ہے۔ زائد

برآفصل ہے۔

بکرا۔ بکری۔ دنبہ۔ مینڈے۔ بھیڑ۔ مٹی۔

کم از کم ایک سال کی عمر ہو اس سے کم جائز نہیں۔ زائد برآفصل ہے۔

معدہ۔

قربانی کے جانوروں کی عمر پورا ہونے کی تک پہنچنا ضروری ہونا

یعنی درودانت کا ہونا ہے۔

نوٹ:-

بکرا۔ دنبہ۔ بھیڑ ایک سال کے ہوں تو ان کے سامنے کے دو دانت گر جاتے

ہیں۔ ادنیٰ پانچ سال کا ہو کر اور گائے بھینس دو سال کے بچے تو سامنے

کے دو دانت گر دیتے ہیں۔ لہذا انھیں جانور کی قربانی جائز نہیں ہے۔

چھ ماہ کے بچے بھیڑ و دنبہ کا ستر آگے آ رہا ہے



کیا کھیرے جانور کی قربانی جائز ہے؟

اگر کسی طرح ممکن یقین ہو جائے کہ عمر تلور کی ہو گئی ہے۔ مثلاً گھڑ کا پکا ہے تو اس کی قربانی شرعاً جائز ہے خواہ ذبح نہ ہو یا نہ ہو۔ یعنی اس کے سامنے کے دو درانت ابھی نہ گزرے ہوں۔ اور غلبت ہو کر اس کی قربانی جائز ہے۔ دراصل عمر کا اعتبار ہے۔

ہاں اگر جکل عام کاروبار کی لوگوں پر اعتماد نہیں کرنا چاہیے بلکہ دو درانت باقاعدہ دیکھ کر خریدنا چاہیے۔

6 ماہ کا جب تلور

دنبہ اور دنبی میں سے کوئی جانور اگر انتہائی بڑا اور موٹا تازہ ہو اور دوسرے دیکھیں تو سال عمر کا مسلم ہو تو قربانی جائز ہے۔  
(درمستار)

مگر بکرے یا بکری کا کم از کم ایک سال مکمل عمر والا ہونا ضروری ہے۔ مستحب ہے کہ قربانی کا جانور خرموررت ہو تازہ اور بڑا ہو۔  
حدیث :-

اللہ کے نزدیک پسندیدہ قربانی وہ ہے جو زیادہ چنگی اور زیادہ قرۃ یعنی سونے کی تار کا ہو۔

(سنن کبیری)



چھ ماہ کا بچہ یا معنی بچہ کا لیلہ قربانی کے لئے جائز ہے یا نہیں  
یعنی بچہ (نر یا مادہ) جسکی عمر چھ ماہ ہو مگر سرٹا نازہ اور بڑا  
جائز ہو کہ دور سے دیکھنے میں سال بھر کا دکھائی دے اسکی قربانی  
کا کیا حکم ہے؟

جواب

یہ اجازت قرآن یا دینی میں ہے جن میں چٹکی ہوتی ہے۔  
اس بات پر تر علماء کا اتفاق ہے۔ علامہ لزر اللہ نعیمی علیہ الرحمہ  
کی تحقیق کے مطابق یہ رعایت صرف ذنبہ میں ہے جبکہ اکثر علماء احناف  
اور صاحبہا شریعت کے نزدیک ذنبہ یا بچہ کا چھ ماہ نہ بچہ اگر  
اتنا بڑا ہو کہ دور سے دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو  
اس کی قربانی جائز ہے۔ (بہار شریعت جلد 15 ص 340)

ههنا بحث طویل فمن اراد التحقیق والتفصیل فلیرجع الی المراجع  
(القادر)

علا لٹ

بچہ

## قربانی اور عقیقہ

مسئلہ :- قربانی کا جائز اگر بڑا ہے جس میں کسی حصے شامل  
کے جاسکتے ہیں مثلاً گائے یا اونٹ تو اس میں عقیقہ کے حصے شامل  
کرنا بھی درست ہے بلکہ ہر وہ شخص شریک اور حصہ دار ہو سکتا ہے  
جس کا مقصد اللہ کے لئے خون بہانا ہو اور اس خون بہانے کے  
ذریعہ وہ اللہ کی عبادت اور نیکی و قربت کی نیت رکھتا ہو۔

فتاویٰ قاضی خان میں ہے "اگر بعض شرکاء نے قربانی کی نیت کی بعض  
نے حج تمتع کی قربانی کی، بعض نے حج قرآن کی قربانی کی، بعض نے حرم کے  
اندر شکار کے جرم کے فدیہ کی نیت کی اور بعض نے بچے کے عقیقہ کی  
نیت کی تو تمام کی طرف سے درست ہے۔"

(فتاویٰ قاضی خان، بر حاشیہ عالمگیری ج ۳)

مسئلہ :- شرکاء قربانی میں سے کسی ایک کی نیت بھی محض گوشت  
کے حصول کی ہو تو کسی کی بھی قربانی نہ ہوگی بلکہ ضروری ہے کہ سب کا مقصد  
اللہ کے لئے خون بہانا ہو اور اس خون بہانے کے ذریعہ وہ تعرب  
الی اللہ اللہ کی عبادت اور نیکی و قربت کی نیت رکھتے ہوں۔

یاد رہے کہ عقیقہ بھی تعرب کی ہی ایک صورت ہے۔

(دیکھئے شاہی 92)



## عقیقہ کا گوشت

مسئلہ: عقیقہ کے گوشت کا وہی حکم ہے جو قربانی کے گوشت کا ہے۔  
 بچے کے والدین اور سب گھر والے بھی عقیقہ کا گوشت استعمال کر سکتے  
 ہیں۔ سارے کا سارا تقسیم کر دیا جائے یا مہمانوں کو لپکا کر کھلا دیا جائے  
 یا کچا تقسیم کر دے، سب صورتیں جائز ہیں۔ لپکا کر کھلانا کچا تقسیم  
 کرنے سے افضل ہے۔ منتخب یہ ہے کہ قربانی کی طرح عقیقہ کے  
 گوشت میں بھی تین حصے کرے۔ ایک حصہ اپنے لیے، ایک  
 اقارب کے لئے اور ایک فقراء و مساکین کے لئے۔

(دیکھئے فتاویٰ رضویہ ج- ۲)

مسئلہ: قربانی کے جانور (گائے، بھینس، اونٹ) میں قربانی  
 کے ساتھ ساتھ عقیقہ کا حصہ بھی ڈال سکتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ لڑکے  
 کے لئے دو اور لڑکی کے لئے ایک حصہ ہو۔ اگر استطاعت نہ ہو  
 تو لڑکے کے لئے ایک حصہ بھی ڈالا جاسکتا ہے۔

مسئلہ: عقیقہ کا جانور بھی انہیں شرائط کے ساتھ ہونا چاہیے جیسا  
 قربانی کیلئے ہوتا ہے۔ (بہار شریعت)

## بالتور ذبح کرنے کے چند ضروری مسائل

گلا میں چند رگیں ہیں ان کے کاٹنے کو ذبح کہتے ہیں اور اس  
 جانور کو جبکی وہ رگیں کاٹی گئیں ذبح کہتے ہیں۔ جو رگیں ذبح میں کاٹی جاتی ہیں وہ  
 چار ہیں۔

(۱) حلقوم :-

یہ وہ رگ مینہ نالی ہے جس میں سانس آتی جاتی ہے۔  
 (۲) مری :-

یہ وہ رگ (نالی) ہے جس میں کھانا پانی اترتا ہے۔  
 (۳، ۴) فرد خنین :-

مری و حلقوم کے ارد گرد دو رگیں ہیں جن میں خون کی روانی ہے  
 جانور کے حلال ہونے کے لئے ضروری ہے کہ ذبح کی چار رگوں میں  
 سے کم از کم تین کٹ جائیں یا چاروں رگوں میں سے ہر ایک کا اکثر حصہ  
 کٹ جائے۔

مسئلہ: ذبح سے جانور حلال ہونے کیلئے شرط ہے کہ ذبح  
 کرنے والا عقلمند ہو جو ذبح کرنا جانتا ہو اور اس پر قدرت بھی رکھتا ہو نیز  
 یہ بھی ضروری ہے کہ وہ مسلمان ہو یا کتا بی ہو۔



ہے۔ ہاں جان لہجہ کر بسم اللہ نہ کہی تو جائز حرام سہے  
(ہدایۃ کتاب الذبائح)

مسئلہ :- جانور کے گلے میں ایک گھنٹہ کی ہوتی ہے یعنی گلے  
کی اجمعی ہوتی ہڈی۔ اس ہڈی کے درمیان ذبح کرنے کا حکم ہے  
یعنی گھنٹہ کی کاحب نظر رہے۔ اگر اس ہڈی سے لہو پیر ذبح  
ہو گیا۔ تو یہ ذبح فرق العقدہ ہے اور  
اسمیں علماء کو اختلاف ہے کہ جانور حلال ہو گا یا حرام؟ فتویٰ  
اس پر ہے کہ اگر تین رگیں کٹ جائیں تو جانور حلال ہے  
ورنہ نہیں۔

(درمستار)

مسئلہ :- کتابی کے ذبیحہ میں علماء کا اختلاف  
ہے۔ بلکہ بعض علماء تو مرہورہ کتابی کے ذبیحے کو حرام قرار  
دیتے ہیں۔

اجتماعی قربانی کا اگر شہت درست دزن کر کے تقیم  
کیا جائے اندازے سے تقیم کرنا جائز نہیں۔  
(بہار شریعت)

۱۰ دور حافر کے ہود کی و عیالی

مسئلہ :- جانور کاٹنے اور کڑانے والے کو چاہیے کہ اجرت  
پہلے کر لیں۔ جہاں اجرت ثابت ہو اور بلا اجرت کام نہ ہوتا ہو وہاں  
اجرت طے ہونا یا طے کرنا واجب ہے۔ ”جرمنا سب ہو گا“  
”خوشن کر دیں گے“ ”تیر میں دیکھیں گے“ ”جو آپ چاہیں“ وغیرہ یہ  
الفاظ کافی نہیں۔

طے کیے بغیر اجرت لینا۔ دینا جائز نہیں۔ کراہت بخیر  
مرہورہ کا سب پہلے ہی سے طے کرنا ضروری ہوتا ہے۔ ورنہ  
اس لین دین میں دروزن فریق گنہگار ہوں گے۔ ہاں جس جگہ  
معاہدہ ایسا ہو کہ کام کر دینے والے نے کہا ”کچھ نہیں دوں گا“ اس  
نے کہا ”کچھ نہیں لوں گا“ اور پھر اپنی طرف سے دے دیا تو  
اس لینے اور دینے میں کچھ حرج نہیں ہے۔

مسئلہ :- اقلق کا ذبیحہ حلال ہے۔ اقلق سے مراد وہ شخص  
کہ جب کا خشتہ نہ ہوا ہو۔

مسئلہ :- ذبح کرتے وقت بسم اللہ کہنا بھول گیا تو ذبح حلال



مسئلہ :- اگر ذبح کرتے وقت بسم اللہ اکبر نہ کہ بک اللہ کے ناموں میں سے کوئی نام ذکر کر دیا جب بھی جائز و حلال ہو جائیگا۔

مسئلہ :- کتابی سے قربانی کا جائز ذبح کرانا مکروہ ہے۔ اگرچہ وہ مسلمان کے سامنے اللہ کا نام لیکر ذبح کرے۔ کیوں کہ قربانی سے مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔ اس میں کافر سے مدد نہ لی جائے۔ تقصیب الی اللہ مسلمان سے ذبح کروانے سے ہوتا ہے۔

مسئلہ :- قربانی کا گوشت کافر حرجی کو نہ دے۔ اگر وہ غریب اور حاجت مند ہو تو کسی اور ذریعے سے مدد کر دے۔

مسئلہ :- عورت ذبح کر سکتی ہے کوئی حرج نہیں (بخاری 2 حصہ 278)

مسئلہ :- قربانی کا چمڑا۔ جائز کی جھول۔ رسی۔ گلے کا ہار وغیرہ سب چیزوں کو صدقہ کر دے۔ قربانی کے چمڑے کو بیع نہیں سکتا۔ اگر بیع دیا تو قیمت صدقہ کر دے۔ قربانی کے چمڑے کو ٹھاکے بغیر یعنی باقی رکھتے ہوئے اپنے کسی کام میں بھی لا سکتا ہے مثلاً جانے ناز و شکوہ دسترخواں بنالے یا بیٹھنے کے لئے چٹائی بنالے جائز ہے۔

۱۔ یہودی یا عیسائی ۲۔ فی زمانہ ہر غیر مسلم کافر حرجی کے حکم میں ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

اذن کو ذبح کرنا کیسا ہے نیز خر کرنے کا طریقہ بھی بتا دیجئے؟  
اذن کو خر کرنا سنت ہے۔ خر یہ ہے کہ اذن کے حلق کے آخری حصے میں نیزہ یا پھیرا وغیرہ کوئی دھار کا دار چیز داخل کر کے گیس کاٹ دینا۔

اذن کے علاوہ باقی جانوروں میں گائے بکری وغیرہ کو ذبح کرنا سنت ہے۔ اور اگر اس کا عکس کیا یعنی اذن کو ذبح کیا اور گائے وغیرہ کو خر کیا تو جائز اس صورت میں بھی حلال ہو جائیگا۔ مگر ایسا کرنا مکروہ ہے کہ سنت کے خلاف ہے۔ (بہار شریعت حصہ 3 بحوالہ درمستار)

شرکار قربانی باہم اندازے سے گوشت تقسیم کر دیں اور گنہگار بھی نہ ہوں اسکا کوئی حیلہ بتا دیں؟

اسکا ایک حیلہ تو یہ ہے کہ گز گیا دوسرا حیلہ یہ ہے کہ گوشت تقسیم کرتے وقت اس میں کوئی دوسری جنس مثلاً کھجی شامل کر لی جاتے تو اب اندازے سے بھی تقسیم کر سکتے ہیں (درمنا 2 ج 9)

اگر کئی چیزیں مثلاً کھجی۔ سری۔ پاتے وغیرہ ڈالی ہیں تو گوشت کی تھو ان چیزوں میں سے کوئی ایک چیز دنیا بھی کافی ہے ہر ایک چیز میں سے ٹکڑا لکڑا دینا لازمی نہیں دنیا چاہیں تو حرج بھی نہیں ہے۔



## گوششت کے جائز اور ناجائز حصے

حلال جانور کے سب اجزاء حلال ہیں مگر مندرجہ ذیل چیزیں ناجائز

ہمیں	دل کا خون
رگوں کا خون	اگر شت کا وہ خون جو بعد ذبح گشت میں نکلتا ہے
پتہ	دل کا خون
مٹانہ	پاخانے کا مقلم
نر اور مادہ کی علامت	آنتیں
کپورے	پیٹے سے برآمد ہونے والا مردہ ٹکڑا
حرام مغز	وہ بچہ جو ذبح کرنے سے پہلے مر گیا
غدد دیں	
جگر کا خون یعنی کلیجی کا خون	البتہ کلیجی حلال ہے
گردن کے دو پٹھے	
تلی کا خون	

نوٹ :- دم سفوح یعنی برقت ذبح پہنے والا خون نقص قلعی سے حرام ہے باقی ممنوعہ چیزیں دیگر دلائل شرعیہ سے مکروہ و ممنوع ہیں۔  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گردے اور تلی کا کھانا ناپسند فرمایا  
البتہ شرعاً یہ حلال ہیں  
(الفتاویٰ درمی)

## کیا ادھڑی کھانا گناہ ہے؟

ادھڑی کھانا جائز ہے یا ناجائز گناہ اسیں علیہ کا اختلاف ہے۔ احتیاطاً اسیں ہے کہ ادھڑی نہ کھائی جائے کہ اسیں جانور کا گوشت بھرا رہتا ہے۔ اور اگر برنا پاک چیز ہے۔

مسلمانوں کو چاہیے کہ جب اللہ نے اپنے فضل سے انہیں پاکیزہ دین عطا فرمایا جس دین میں طہارت و نفاست کا درس ہے تو اس طرح کی چیزیں نہ کھائیں جو حرام مکروہ یا ناپسندیدہ ہیں۔ یہ چیزیں مسلمانوں کے کھانے کی نہیں۔ انہیں تو حلال پاکیزہ اور سھری چیزیں کھانے کی تعلیم دی گئی ہے۔ جب کچا پیاز اور لہسن کھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند نہ فرمایا پیشاب کی گذرگاہ ہونے کی وجہ سے گردے کھانا ناپسند فرمایا تو ادھڑی کھانا شرعاً مکروہ کیوں نہ ہو۔

لہذا اگرچہ ادھڑی کے ناجائز ہونے کی صراحت کسی حدیث میں نہ بھی ہو۔ علماء کرام نے مشائخ پر تکیا کرتے ہوئے ادھڑی کو بھی ممنوع قرار دیا ہے۔ مشائخ کے ناجائز ہونے پر حدیث کی نص موزود ہے۔  
(الفتاویٰ درمی)



## قربانی کا طریقہ سنتیں اور آداب

ذبح سے پہلے قربانی کے جانور سے منفعت حاصل کرنا مکروہ ہے۔ قربانی کے جانور کی خراب دیکھ بھال کرے۔ قربانی سے پہلے بھی اسے چارہ پانی دے دیں۔ بھوکا پیاسا ذبح نہ کریں۔ ایک کے سامنے دوسرے کو ذبح نہ کریں۔ جانور کے سامنے چھری تیز نہ کریں۔ گھرانے سے پہلے چھری تیز کر لیں اور ضروری سامان تیار کر کے رکھیں۔

جانور کو بائیں پسلی پر اس طرح لٹائیں کہ اس کا منہ قبلہ کی طرف ہو۔ ذبح کرنے والا اپنا داہنا پاؤں جانور کے دائیں پسلی پر رکھ کر **بِسْمِ اللّٰهِ** اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے جلد ذبح کرے اور ذبح سے قبل یہ دعائے پڑھے۔

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهَیْ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ  
وَالْاَرْضَ حَنِیْغًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۝ اِنَّ  
صَلٰتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَاۤیَ وَمَمَاتِیْ بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ  
لَا شَرِکَ لَکَ ۝ وَبِذَٰلِکَ اُتِرْتُ ۝ وَاَنَا مِنَ  
الْمُسْلِمِیْنَ

اللّٰهُمَّ اَنْتَ اَلْبَاقِیُّ (بِسْمِ اللّٰهِ) (بِسْمِ اللّٰهِ)

حکمہ - ص 352

جانور کی گردن کے قریب پسلی پر اپنا داہنا پاؤں رکھ کر **اللّٰهُمَّ لَکَ وَمِنْکَ بِسْمِ اللّٰهِ** اَللّٰهُ اَکْبَرُ پڑھ کر تیز چھری سے جلد ذبح کر دیں۔

اگر قربانی اپنی طرف سے ہو تو ذبح کرنے کے بعد یہ دعائے پڑھے۔  
**اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِکَ اِبْرٰهَیْمَ  
عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَحَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ**  
(بہار شریعت ص ۳۵۲)



## صدقات و زکوٰۃ اور تدبانی کا مصرف

زکوٰۃ - صدقہ - خزانہ - روزوں کا فربہ وغیرہ صدقات کا مصرف غریب و

ناوار اور حاجت مند لوگ ہیں۔ ارشاد ربانی ہے۔

اتَّعَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ وَالْعَمِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمَوْلَاةِ  
قُلُوبِهِمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغُرَمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ  
السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝

(سورۃ التوبہ آیت نمبر ۶۰)

صدقات تراہمی لوگوں کے لئے ہیں غریب محتاج اور نادر ہیں۔ اور ان کو معمول

کر کے لانے والے اور وہ لوگ جن کے دلوں کو اسہم سے الفت دیا جائے  
اور گریز میں چھڑانے یعنی غلام آزاد کرنے میں۔ اور معروض لوگ اور اللہ کی راہ میں  
اور منافقہ کو یہ اللہ کی طرف سے مقرر کردہ ہے اور اللہ خیر جلتے

والہ حکمت والا ہے۔

یہ معلوم ہونا ضروری ہے کہ صدقات کے مستحق کرن لوگ ہیں۔

صدقات کا اصل محل اور مصرف کیا ہے۔ اس آیت کریمہ میں مندرجہ ذیل آٹھ

مصارف صدقات کو بیان کیا ہے۔

(۱) فقراء (۲) مساکین

(۳) صدقات و معمول کرنے پر حاکم اسلام کی طرف سے مقرر کیے گئے اعمال۔

(۴) مولفۃ القلوب: وہ لوگ جن کے دلوں کو اسہم سے الفت دینا اور اسلام کی

طرف مضبوطی سے مائل کرنا مقصود ہو۔

(۵) الرقاب: اس میں مراد مسکاتین یعنی وہ غلام جن کو ان کا مالک کے

تم اتنے رقم دویا اس قدر بدلہ دویا ان کی کرد و تو تم آزاد ہو۔

(۶) الغرمن: معروض لوگ جو قرضے کے لہجھے دبے ہوں۔

(۷) فی سبیل اللہ: یعنی اللہ کی راہ میں خرچ کرنا۔ اس میں مجاہدین۔ طلب علم دین وغیرہ

شامل ہیں۔

(۸) ابن السبیل: وہ مسافر جو مالک انصاف نہیں یا مالک انصاف تو ہے مگر اس کا

مال وطن میں ہے۔ اور بحالت سفر اس کے پاس کچھ نہیں۔ یا ہے مگر اتنا نہیں کہ شہر  
پہنچ جائے۔

ملفوظ :-

زکوٰۃ کے مصرف میں سے عین زکوٰۃ مولفۃ القلوب۔ غلام

فی زمانہ معذور محسوس



## صدقہ دینے میں ترتیب افضلیت :-

صاحب درمست و علامہ حنفی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب درالمنقح فی شرح المنقح میں فرماتے ہیں۔

فقیر نماز کا زکوٰۃ صدقہ دینا فقیر بے نماز کا کر دینے سے افضل ہے۔

فقیر علم پر صدقہ کرنا جاہل پر صدقہ کرنے سے افضل ہے۔

سب سے پہلے اپنے قریب داروں کو دے کر مستحق ہوں۔

افضل یہ ہے کہ پہلے اپنے بھائی اور اس کی اولاد کو دے۔

پھر اپنے چچا اور بھوپہ اور ان کی اولاد کو دے۔

پھر اس کے بعد پڑوسی پھر اہل محلہ پھر اس کے بعد جہاں چاہے

صدقہ و خیرات کرے۔

(درالمنقح فی شرح المنقح علی حاشیہ بحوالہ ابن عربی اول ص ۲۲۶)

مسند: قربانی کی مکمل سجدہ پر صرف کرنا جائز ہے۔ اسی طرح قربانی کی کھال

وگشت جس طرح خود استعمال کر سکتا ہے اسی طرح غنی و فقیر کو بھی پیش کر

سکتا ہے۔

طحاوی علی الدرج ص ۱۶۸ میں ہے یَقْبُضُ مِنْهَا مَا شَاءَ لِلْغَنِيِّ وَ

الْفَقِيرِ۔

## نماز عید

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز واجب ہے۔ دونوں نمازوں

کے پڑھنے کا طریقہ ایک جیسا ہے۔ دونوں میں ہر رکعت میں چھ بار

اللہ اکبر کہنا واجب ہے اور چھ تکبیرات زوائد کہلاتی ہیں جو نماز

کی تکبیر تحریمہ اور تکبیرات انتقالات کے علاوہ ہیں۔ نماز جمعہ کی طرح عید کی

نماز بھی جماعت کے بغیر تنہا نہیں پڑھی جاسکتی۔

## نماز عید کا طریقہ (عید الاضحیٰ)

خیات :- نیت کرتا ہوں میں دو رکعت نماز عید الاضحیٰ واجب کی

ساتھ زائد واجب چھ تکبیروں کے واسطے اللہ تعالیٰ کے، مثلاً میرا قبلہ مغرب

کی طرف ہے اس لیے اس امام کے اللہ اکبر

تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہنے کے بعد نماز کی طرح ناف کے نیچے

ہاتھ باندھ کر سنا پڑھے۔ سنا پڑھنے کے بعد کانوں تک ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر

کہے اور ہاتھ چھوڑ دے پھر اسی طرح اللہ اکبر کہے اور ہاتھ چھوڑ دے

اور پھر تیسری بار اللہ اکبر کہے اور ہاتھ باندھ لے اب امام قرات کرے گا

اور حسب معمول رکعت مکمل کرے گا دوسری رکعت میں سب سے پہلے

اہم قرات کرے گا پھر رکوع میں جاتے سے پہلے تین زوائد تکبیریں اسی



طریقے سے بھی جائیں گی اور ہر بار ہاتھ چھوڑ دیں گے۔ چوتھی تکبیر رکوع کے لئے کہی جائے گی اور حسب قاعدہ نماز مکمل کی جائے گی سلام پھیرنے کے بعد امام کھڑے ہو کر دو خطبے دے گا ان کو تو جہ سے سنا داجب اور اس دوران سلام و کلام منع ہے۔

حفظ :- پہلی رکعت میں تین زائد واجب تکبیریں قراءت سے پہلے ہوں گی اور دوسری رکعت میں قراءت کے بعد (رکوع میں جانے سے پہلے) بھی جائیں گی۔

## عمید کی تکبیروں کے مسائل

مسئلہ :- پہلی رکعت میں امام کے تکبیر کہنے کے بعد شامل ہونے والا اسی وقت تکبیریں کہہ لے اگرچہ امام نے قراءت شروع کر لی ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ :- اگر امام کو رکوع میں پایا تو کھڑے کھڑے تین زائد تکبیریں کچے پھر رکوع میں شامل ہو اگر گھمان ہے کہ امام رکوع سے سر اٹھائے گا تو رکوع میں شامل ہو کر رکوع کے اندر تین زائد تکبیریں کہہ لے (عالمگیری)

مسئلہ :- جس کی کوئی رکعت فوت ہو گئی تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی فوت شدہ رکعت کے اندر تین زائد تکبیریں کہے (عالمگیری)

مسئلہ :- اگر امام تکبیرات کہنا بھول گیا اور رکوع میں یاد آیا تو

واپس لوٹ آئے اور تکبیرات کہے آخر میں سجدہ ہو کر (عالمگیری)

مسئلہ :- پہلی رکعت میں امام تکبیرات بھول گیا اور قراءت شروع کر دی تو قراءت کے بعد تکبیریں کہہ لے یا رکوع میں کہہ لے اور دوبارہ قراءت کرنے کی ضرورت نہیں یعنی قراءت کا اعادہ نہ کرے (عالمگیری)

مسئلہ :- اگر کسی کی نماز عمید نکل گئی تو اس کی قضاء نہیں۔ ہاں چلے تہ چار رکعت نماز نفل چاشت ادا کر لے اور یہ اس کے لئے بہتر ہے (عالمگیری)

## تکبیرات تشریق

9 ذی الحجہ کی فجر سے 13 ذی الحجہ کی عصر تک ہر نماز فرض پنجگانہ کے بعد جو جماعت مستحیہ کے ساتھ ادا کی گئی ہو ایک بار بلند آواز سے پڑھنا واجب اور تین بار افضل ہے تکبیر تشریق یہ ہے۔

اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ  
اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۝

(تغیر الابصار)

تکبیرات تشریق سلام کے فوراً بعد واجب ہیں تکبیر تشریق مقیم پر واجب ہے مسافر یا عورت پر واجب نہیں۔ ہاں اگر انہوں



نے مقیم امام کی اقتدا کی تو ان پر بھی واجب ہے تکبیر تشریق نماز جمعہ کے بعد بھی واجب ہے اور نماز عید کے بعد بھی کہہ لے۔

(در مختار، جو صرہ)

مسئلہ:- جس کی کوئی رکعت رہ گئی جب امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی نماز مکمل کر کے سلام پھیرے گا تو اس وقت اس پر تکبیر تشریق کہنا واجب ہے۔

مسئلہ:- اکیلے نماز پڑھنے والے پر تکبیر تشریق واجب نہیں کہہ لے تو بہتر ہے۔ اسی طرح عورت پر بھی واجب نہیں کہہ لے تو بہتر ہے۔

ہاں عورت نے باجماعت نماز پڑھی اور امام مقیم کی اقتدار کی تو اس عورت پر بھی تکبیر تشریق واجب ہے۔

مسئلہ:- امام مقیم نے سلام پھیرنے کے بعد تکبیر تشریق نہ کہی پھر بھی مقتدی پر کہنا واجب ہے اگرچہ مقتدی مسافر یا دیہاتی ہو یا عورت ہو (در مختار)

مسئلہ:- عید گاہ آتے اور جاتے بھی بلند آواز سے یہ تکبیر کہنا چاہیے۔ جبکہ نماز عید الفطر کے لئے آتے اور جاتے ہوئے بھی تکبیر آواز میں کہے۔

## عید الضحیٰ کا خطبہ

نماز عید کا سلام پھیرنے کے بعد امام کا 9 بار

اللہ اکبر کہنا سنت ہے۔ پھر منبر پر بیٹھنے سے پہلے پہلا خطبہ پڑھے اور بیٹھ جائے۔ 7 بار اللہ اکبر کہہ کر دوسرا خطبہ پڑھے اور منبر سے اترنے سے پہلے 14 بار اللہ اکبر کہے۔ خطیب جب خطبہ پڑھے تو تمام حاضرین پر سننا اور چپ رہنا واجب ہے۔ حتیٰ کہ اس حالت میں سلام اور جواب سلام بھی حرام ہے۔ جافون پر خطبہ سننا واجب ہے خواہ وہ خطبہ صبح کا ہو یا عید الفطر کا ہو۔ عید الضحیٰ کا ہر نماز کا۔

(در مختار)

خطبہ سنتے وقت کھانا پینا، بات چیت کرنا، اگرچہ امر بالمعروف ہو، دعا کیلئے ہاتھ اٹھانا، آمین کہنا، درود پڑھنا سب منع ہے (شامی کتاب الصلوة، باب الجمع)

## عید الضحیٰ کا پہلا خطبہ:-

الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ  
الْحَمْدُ لِلَّهِ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَبَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ



الْحَمْدُ لِلَّهِ كَمَا يَنْبَغِي لِجَلَالِ وَجْهِهِ الْكَرِيمِ ۝  
 اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ  
 اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ ۝

وَأَفْضَلُ صَلَوَاتِ اللَّهِ وَتَسْلِيمَاتِهِ عَلَى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ  
 وَالْمُرْسَلِينَ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ أَمَّا بَعْدُ  
 فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ  
 الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قُلْ إِنِّي صَلَوَتِي وَتَسْلِيمِي  
 وَمَعَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ  
 أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ  
 وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبُوا ضَمَائِكُمْ فَإِنَّهَا  
 عَلَى الصِّرَاطِ مَطَايَاكُمْ فَيَا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ اْعْمَلُوا إِنَّ  
 يَوْمَكُمْ يَوْمٌ عَظِيمٌ وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 مَا عَمِلَ ابْنُ آدَمَ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ أَحَبَّ  
 إِلَيَّ مِنَ إِحْرَاقِ الدُّمَى أَوْ كَمَا قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ  
 اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ ۝

عِيدُ الضُّحَى كَأُورُسَ خَطْبِهِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ تَحْمَدُهُ وَتُسْتَعِينُهُ وَتُسْتَغْفَرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ  
 عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ  
 أَعْمَالِنَا مَنْ يَقْدِرُ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ  
 وَمَنْ يُضِلُّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا  
 مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ  
 وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ خُصُوصًا عَلَى أَفْضَلِ  
 الْبَشَرِ نَجْدِ الْأَنْبِيَاءِ بِالتَّحْقِيقِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ سَيِّدِنَا  
 أَبِي كَبِيرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ  
 سَيِّدِنَا عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَلَى أَمِيرِ  
 الْمُؤْمِنِينَ سَيِّدِنَا عِثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 وَعَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ سَيِّدِنَا عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ  
 اللَّهُ عَنْهُ وَعَلَى سَيِّدَةِ النِّسَاءِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَعَلَى الْأَمَامَيْنِ الْهَامَيْنِ السَّعِيدَيْنِ



متفرق

سائل

أَلْعَهْدَيْنِ سَيِّدِنَا حَسَنٍ وَسَيِّدِنَا حُسَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا وَعَلَى عَمَّتَيْهِ الشَّرِيفَتَيْنِ الْمَكْرُمَتَيْنِ الْمُطَهَّرَتَيْنِ  
مِنْ الْأَذْنَاءِ سَيِّدِنَا حُضْرِهِ وَسَيِّدِنَا عَبَّاسٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَعَلَى سَائِرِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ  
وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ  
اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ  
وَأَصِيلًا اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ  
أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَبِشَهِدِ الْحَمْدِ ٥  
سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ٥  
وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ٥

أَلْعَهْدَيْنِ



کافر کو قربانی کا گوشت دنیا مکروہ تحریمی ہے یا تنزیہی یا خلاف ادلی؟  
اس وقت کے کفار حزلی ہیں لہذا ان کو قربانی کا گوشت دنیا بعض علما کے نزدیک مکروہ تحریمی  
ہے۔ اگر کوئی غیر مسلم واقعی ضرورت مند ہو اور کوئی شرعی ممانعت نہ ہو تو کسی اور  
ذریعے سے اسکی مدد کر دے۔

### کفار حزلی

وہ کفار حزلی کہلاتے ہیں جنہوں نے حکومت اسلامیہ سے عزیر  
کے برے اپنی جان و مال کی حفاظت کا عہد نہ کیا ہو  
ایام تشریق کرن سے ہیں ان میں روزے رکھنا کیا؟  
ایام تشریق پانچ نہیں۔  
نوزد الحجہ تا تیرہ ذوالحجہ

نوزد الحجہ کا روزہ بہت فضیلت رکھتا ہے البتہ حاجی کیلئے منع ہے  
باقی چار ایام دس گیارہ بارہ تیرہ ذوالحجہ میں روزہ رکھنا مطلقاً  
مکروہ تحریمی ہے۔

ایک کپورے والے جانور کی قربانی جائز ہے یا نہیں؟  
ایک کپورے والے جانور کی قربانی جائز ہے کیوں کہ اس باب میں  
ایسے جانور کو عیب دار شمار نہیں کیا گیا۔  
غنی کا قربانی کا جانور گرم ہو گیا یا پھر رک ہو گیا یا مر گیا یا ایسا عیب دار ہو گیا کہ جس  
کی قربانی ناجائز ہے کیسا اس شخص پر دوسرا جانور خریدنا واجب ہے؟  
مذکورہ صورت میں اس شخص پر دوسرا جانور خرید کر

قربانی کرنا واجب ہے۔  
حدیث میں حاجی کے لئے عرفہ (نوزد الحجہ) کا روزہ رکھنا منع ہے۔ لہذا  
یہ روزہ حاجی کیلئے مکروہ تحریمی ہے یا تنزیہی؟  
علماء احناف کے نزدیک حاجی کیلئے یہ روزہ مکروہ تحریمی

ہے یا تنزیہی؟ کتب فقہ میں فقیر کو اسکی تعریج نہیں ملی۔  
آج کل اکثر دیہاتوں میں بھی نماز عید پڑھنے کا رواج ہے اگر ایسے دیہات  
میں صبح صادق کے بعد نماز عید سے پہلے قربانی کر دیا تو حکم کیا ہے؟  
اگر ایسے دیہات میں صبح صادق کے بعد  
نماز عید ادا کرنے سے قبل جانور ذبح کر دیا گیا جہاں نماز عید واجب  
نہیں ہے تو قربانی صحیح ہے۔







# مناجات

امام اہلسنت - مجدد دین و ملت  
شاہ احمد رضا خان علیہ الرحمہ

اے خدا اے مہربان مولاے من  
اے انیس خلوت شبہائے من !  
ما خطا آرم و تر بخش کنی  
نعمۃ الی عفوئی زنی !

پر گن از مقصد شہی دامن ما !  
از تو فریفتن ز یاد دنا  
از طفیل آن کتہ ب مستقیم  
قوت اسلام زادہ کریم

کیست مولاے پر از رب جلیل  
حبنا اللہ ربنا نعم الوکیل !

صَلَّى اللهُ عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيمِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ  
أَجْمَعِينَ